تعارف ایمان واسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان الحمد للہ والصلاۃ علی رسول اللہ أما بعد!

صاحب ایمان ہونے کے لئے مندرجہ ذیل چیزوں کا اعتقاد رکھنا اور دل سے ان کی تصدیق کرنا فرض ولازم ہے، جنہیں ارکانِ ایمان اور ایمانیات بھی کہا جاتا ہے:

1۔ایمان باللہ، یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، اسماء اور جملہ عبادات میں اس کو وحدہ لاشریک سمجھ کر اس پر ایمان لانا۔

2۔تمام رسولوں پر ایمان لانا اور رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی یعنی تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے خاتم ماننا۔

3۔رسول اللہ ﷺ کو آخری رسول سمجھ کر آپ کے اسوہ و طور طریقہ کی مکمل پیروی کرنا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيرًا۔ (سورہ احزاب:21)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے، ہر اُس شخص کیلئے جو اللہ سے اور یومِ آخرت سے اُمید رکھتا ہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔

4۔قرآن مجید پر ایمان لا کر اسے برحق سمجھنا اور ہدایت کا کامل ذریعہ جاننا۔

قرآنِ مجید سے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ۔ (سورہ بقرہ:02)

ترجمہ: یہ ایسی کتاب ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں، یہ ڈرنے والوں کے لئے باعث ہدایت ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

اِنَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ يَهۡدِىۡ لِلَّتِىۡ هِىَ اَقۡوَمُ وَ يُبَشِّرُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ الَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا كَبِيۡرًا۔ (سورہ اسراء:9)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھا ہے، اور جو لوگ (اس پر) ایمان لا کر نیک عمل کرتے ہیں، انہیں خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

4۔ تمام ملائکہ (فرشتوں) پر ایمان لانا کہ یہ اللہ کی نورانی مخلوق ہیں اور اللہ کے حکم کے تابع ہیں۔

5۔ تمام کتابوں پر ایمان لانا، جتنی بھی کتابیں اللہ نے نازل کی ہیں، وہ چاہے صحائف کی شکل میں ہوں، ان سب پر ایمان لانا۔

ختم نبوت کے حوالے سے اللہ جلّ شانہ کا ارشاد ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔ (سورہ احزاب:40)

ترجمہ: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے) ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

6۔ قیامت کے دن پر ایمان لانا، کہ اس دن اللہ تعالیٰ سب کو جزا یا سزا سے نوازے گا۔

7۔ اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لانا کہ ہر کام اللہ کی طرف سے مقرر ہو چکا ہے، اس نے ہو کر ہی رہنا ہے اور اسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔

ارکانِ ایمان سے متعلق دلائلِ قرآنیہ:

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبٰى

وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ۔ (البقرۃ:177)

وقولہ تعالیٰ: إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ۔ (القمر:49)

ان آیات مبارکہ میں چھ باتوں کی صراحت ہے:

۱۔ایمان باللہ ۲۔ایمان بالیوم الآخرۃ ۳۔ایمان بالملائکہ ۴۔ایمان بالکتاب

۵۔ایمان بالانبیاء ۶۔آخری آیت میں ایمان بالقدر (تقدیر پر ایمان لانا)

صاحب ایمان ہونے کے لئے وہی شرائط ہیں جو اوپر بیان ہوئی ہیں۔ جو شخص دل وجان سے ان کا اعتقاد رکھے گا، یعنی دل سے تصدیق کرے گا اور زبان سے ان کا اقرار کرے اور اعضاء سے عمل کرے تو صاحب ایمان کہلائے گا، لیکن اس کے ساتھ ظاہر میں مسلمان کہلانے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط پر عمل کرنا بھی لازم ہے، ان شرائط کو ارکان اسلام کہا جاتا ہے۔ ارکان اسلام مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔کلمہ شہادت کی گواہی دینا، دل سے تصدیق کرنا اور زبان سے اقرار کرنا۔

۲۔پانچ وقت کی نمازوں کو قائم کرنا۔

۳۔صاحب نصاب ہونے کے بعد زکوۃ ادا کرنا۔

۴۔رمضان کے روزے رکھنا۔

۵۔حج فرض ہونے پر اس کو ادا کرنا۔

ارکانِ ایمان سے متعلق احادیثِ نبویّہ:

حدیث شریف میں وارد ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ مَا الإِيمَانُ؟ قَالَ: "الإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلاَئِكَتِهِ وَبِلِقَائِهِ

وَرُسُلِهِ،وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ".قَالَ مَا الإِسْلاَمُ؟ قَالَ:"الإِسْلاَمُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ وَلاَ تُشْرِكَ بِهِ، وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ". قَالَ مَا الإِحْسَانُ؟ قَالَ:"أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ".قَالَ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ:"مَاالْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ،وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا، إِذَا وَلَدَتِ الأَمَةُ رَبَّهَا،وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الإِبِلِ الْبُهْمُ فِي الْبُنْيَانِ، فِي خَمْسٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلاَّ اللهُ"۔ثُمَّ تَلاَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم {إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ}الآيَةَ. ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَالَ:"رُدُّوهُ"۔فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا.فَقَالَ:"هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ"۔قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعَلَ ذَلِكَ كُلَّهُ مِنَ الإِيمَانِ۔ (صحیح بخاری:50)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں تشریف فرماتھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیااور پوچھنے لگاکہ ایمان کسے کہتے ہیں؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پاک کے وجوداور اس کی وحدانیت پر ایمان لاؤ اور اس کے فرشتوں کے وجود پر اور اس (اللہ) کی ملاقات کے برحق ہونے پر اور اس کے رسولوں کے برحق ہونے پر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان لاؤ۔ پھر اس نے پوچھا کہ اسلام کیاہے؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اسلام یہ ہے کہ تم خالص اللہ کی عبادت کرواور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو۔اور فرض زکوٰۃ اداکرو۔اور رمضان کے روزے رکھو۔پھر اس نے احسان کے متعلق پوچھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایااحسان یہ کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کروکہ گویاتم اسے دیکھ رہے ہو،اگر یہ درجہ نہ حاصل ہو تو پھر یہ توسمجھو کہ وہ تم کو دیکھ رہاہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ اس کے بارے میں جواب دینے والا پوچھنے والے سے کچھ زیادہ نہیں جانتا(البتہ) میں تمہیں اس کی نشانیاں بتلاسکتاہوں۔وہ یہ ہیں

کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی اور جب سیاہ اونٹوں کے چرانے والے (دیہاتی لوگ ترقی کرتے کرتے) مکانات کی تعمیر میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کریں گے (یاد رکھو) قیامت کا علم اُن پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ" کہ اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے کہ وہ کب ہوگی (آخر آیت تک) پھر وہ پوچھنے والا پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے واپس بلا کر لاؤ۔ لوگ دوڑ پڑے مگر وہ کہیں نظر نہیں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جبرائیل تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔ امام ابو عبداللہ بخاریؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام باتوں کو ایمان ہی قرار دیا ہے۔

دوسری روایت میں کچھ تفصیل ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ"۔ (صحیح بخاری:25)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں اس وقت تک کہ وہ اس بات کا اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز ادا کرنے لگیں اور زکوٰۃ دیں، جس وقت وہ یہ کرنے لگیں گے تو مجھ سے اپنے جان و مال کو محفوظ کر لیں گے، سوائے اسلام کے حق کے۔ (رہا ان کے دل کا حال تو) ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔

ایک حدیث میں تمام ارکانِ اسلام یکجاہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ - رضی الله عنهما - قَالَ، قَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم "بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ، شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ "۔ (صحیح بخاری:08)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔ اول گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا"۔